بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح

جلد ۶ — نمبر ۱۲

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دوبار

۱۵ جون ۱۹۳۲ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۱۰ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین
اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

پرورش اطفال ص ۳	محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ از دہلی	مسلمانوں کی بت پرستی ص ۱۴	پشاور سے
سلک جواہر ص ۶	....	صداقت احمدیت ص ۱۷	محترمہ قانتہ پشاور
شذرات .. ص ۱۱	....	آملہ شہد برف . ص ۱۸	....
پردہ کرو .. ص ۱۲	محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ	علم .. ص ۱۹	....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"لوری"

حسبی ربی جل اللہ
نور محمدؐ صلے اللہ
ما فی قلبی غیر اللہ
لا الٰہ الا اللہ

حق کافی ہے — جل اللہ
کہدے بچے — صلی اللہ
کچھ نہیں دل میں — غیر اللہ
لا الٰہ — الا اللہ

حسبی ربی جل اللہ

حق ہی خالق — ہے واللہ
نور محمدؐ — صلے اللہ
بن مرے بچے — اہل اللہ
پڑھ لے بچے — بسم اللہ

حسبی ربی جل اللہ

اب تو سو جا — ہو گئی شام
میرے ننھے — کر آرام
لے کر بچے — اللہ نام
سات بجے سے — کر یہ کام

حسبی ربی جل اللہ

پیارے بچے — رہ دل شاد
خالق کی ہے — تو ایجاد
تجھ سے ہو یہ — گھر آباد
ننھے بچے — کر لے یاد

حسبی ربی جل اللہ

حق کا جلوہ — ہے ہر سُو
فاختہ کہتی — ہے کُو کُو
آئی صدا لئے — اللہ ہُو
دل نکل آیا — ہاں کہہ تو

حسبی ربی جل اللہ

ننھے بچے — پیارے پھول
حق ہے خالق — یہ تو نہ بھول
حامی تیرا — حق کا رسولؐ
ننھے بچے — جھولا جھول

حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمدؐ صلی اللہ لا الٰہ الا اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۲ء

پرورش اطفال

حالت صحت میں

نمبر ۲

یہ نہایت ضروری بات ہے۔ کہ ننھا بچہ اپنی ہی ماں کا دودھ پیئے بلکہ کم از کم چھ ماہ تک اس کو کچھ نہ ملے۔ اگر نو ماہ تک ایسا ہی کیا جاوے۔ تو یہ اور بھی اچھا ہے۔ ماں کا دودھ ہمیشہ گرم ہوتا ہے۔ اور کبھی میلا یا پانی ملا ہوا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بازاری دودھ اکثر ہوتا ہے۔ اسلئے وہ بچہ جو ماں کا دودھ پیتا ہے۔ وہ بڑھتا ہے۔ اور موٹا اور مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ لیکن اور کھانوں سے پلے ہوئے بچے کو اکثر بدہضمی یا دست لگ جاتے ہیں۔ وہ موٹا نہیں ہوتا۔ اور اس طرح بے پرواہی کرنے سے زندگی کے پہلے ہی سال میں مر جاتا ہے۔

دودھ دینے کے اوقات

بچے کو عین ٹھیک وقتوں پر خوراک دینی چاہیئے۔ دن کے وقت بچے کو ماں تین تین گھنٹے کے بعد اپنا دودھ پلائے۔ اور جب بچہ تیس دن کا ہو جاوے تو رات کو دس بجے سے صبح چھ بجے تک سوتے رہنے دینا چاہیئے۔ دن میں دودھ پلانے کیوقت بچے کو جگا دینا چاہیئے۔ چھوٹے بچے بھی ٹھیک وقت پر دودھ پینے سے ایسا ہی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ بالغ ٹھیک وقت پر خوراک کھانے سے +

اس طرح بھوک خوب لگتی ہے۔ اور کھانا اچھی طرح سے ہضم ہوتا ہے۔ اور معدہ تھوڑی سی دیر خالی رہکر پھر تروتازہ ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ ٹھیک وقتوں پر دودھ پیئے گا۔ تو یہ ماں کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔ اس سے ماں کا دودھ بہتر پیدا ہوتا ہے۔ اور بچے کو ٹھیک وقت پر اپنی خوراک کیلئے جاگنے کی جلدی ہی سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اور انشاء اللہ اس طرح سے پرورش کئے ہوئے بچے بالغ ہو کر بھی دینی اور دنیاوی کاموں میں وقت کے پابند رہیں گے۔ جو کہ ایک ترقی کرنے والی قوم کی ایک بڑی بھاری علامت ہے۔ اور جب بچہ چار مہینہ کا ہو جاوے۔ تو چار چار گھنٹے کے بعد دودھ پلانا چاہیئے۔ نو ماہ کے بعد بچے کو دودھ چھڑانا شروع کرنا چاہیئے۔ یعنی دودھ بتدریج چھڑایا جاوے۔ پہلے ہفتہ گائے کا دودھ ایک مرتبہ دوسرے ہفتہ دو مرتبہ یہاں تک کہ پانچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتے کے بعد صرف گائے کا دودھ ہی پیئے۔ جب بچہ دس ماہ کا ہو جاوے۔ اسے دودھ کیساتھ کچھ خوراک بھی دینی چاہیئے۔ جیسے کھیر۔ ساگودانہ۔ دَلیا۔ سوجی۔ اور جی چاہے تو ڈبل روٹی۔ انہیں پانی یا دودھ میں اُبال کر چھلنی سے چھان لیا جاوے۔ تاکہ ان میں کوئی سخت دانے نہ رہ جاویں۔ ساتھ ہی بچہ کے معدہ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر پاخانہ نرم۔ یک رنگ۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہو۔ تو خوراک بچہ کے موافق ہے۔ اور اگر اسکے برعکس ہے تو خوراک بدل دینی چاہیئے۔ بچہ کو اسوقت تولنا بھی نہایت مفید ہے۔ اور ہر پندرہ روز یا ایک ماہ کے بعد وزن لکھیں اگر برابر بڑھتا جاوے تو صحت ٹھیک ہے +

جب بچہ اس ابتدائی خوراک کو ہضم کر سکے۔ تو آپ زائد خوراک دینی چاہیئے۔ دال۔ چپاتی۔ سبزیاں۔ پھل تھوڑا سا روزانہ دینا بھی ضروری ہے۔ بہت مٹھائی کھلانی اچھی نہیں +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ماں اپنے بچہ کو دودھ نہیں پلا سکتی۔ مثلاً بیمار ہے۔ یا فوت ہو گئی ہے۔ ایسی حالت میں بہترین انتظام یہ ہے۔ کہ کوئی دودھ پلانے والی عورت کا بندوبست کیا جاوے۔ جو خود بھی تندرست ہو اور اس کا بچہ بھی فربہ اور تندرست ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو گائے کا دودھ پلانا سب سے آسان ہے۔ اور ایک ہی گائے کا انتظام بہتر ہوگا۔ بلکہ اسکا بچہ بھی اس عمر کا ہو جس عمر کا انسانی بچہ ہے۔ جسکو دودھ پلانا ہے۔ اس بات کا لحاظ دودھ پلانے والی عورت میں بھی دیکھنا چاہیئے۔ گائے کا بچھڑا جب آٹھ دن کا ہو جاوے۔ تب دودھ بچہ کو پلانے کے قابل ہوتا ہے۔ ورنہ باعثِ نقصان ہوگا۔ گائے کے تھن اور دودھ دوہنے والے کے ہاتھ خوب صاف ہونے چاہئیں اسی طرح برتن وغیرہ ہر بات میں صفائی کی نہایت ضرورت ہے۔

دودھ کو بہت دیر تک یا سخت تیز آنچ میں گرم نہیں کرنا چاہیئے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ دودھ کو صرف ہلکی آنچ پر حرارت پہنچائیں۔ جس سے وہ جوش کھانے لگے۔ اور فوراً اتار کر ٹھنڈے پانی میں رکھکر ٹھنڈا کر لیا جاوے۔ کیونکہ دودھ کو جب بہت دیر تک جوش دیا جاتا ہے۔ تو اس کے اجزاء میں ایسی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جس سے اس کا ہضم ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ گرم دودھ کو حفاظت سے رکھنا چاہیئے۔ تاکہ مکھی اس پر نہ بیٹھے۔ مکھیاں متعدی بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔ شروع میں گائے کے دودھ میں کسی قدر پانی ملا لینا چاہیئے۔ اور جب بچہ اس دودھ کو ہضم کر سکے تو خالص دودھ دیا جاوے۔ گرم کرنیکے بعد دودھ جلدی ہی پی لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس دودھ میں طاقت زائل ہو جاتی ہے +

جو بچہ ماں کا دودھ نہیں پی سکتا۔ اسے ہر روز کسی پھل کا عرق دینا چاہیئے۔ مثلاً نارنگی کا عرق انگور کا عرق وغیرہ +

تازہ ہوا:۔ ہمارے رہنے کے مکان میں کافی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشنی اور تازہ ہوا کی آمدرفت ہونی چاہیئے۔ تاکہ خراب ہوا نکلتی رہے۔ اور تازہ ہوا آتی رہے۔ مکان کی چھت میں یا چھت کے قریب کھڑکیوں کے کھلے رہنے سے خراب ہوا نکلتی رہے گی۔ اور تازہ ہوا اندر آتی رہیگی اس کے علاوہ دوسرے دروازے بھی کھلے رہنے چاہئیں۔ صبح و شام بچوں کو باغ میں کھلی۔ تازہ اور خوشگوار ہوا میں کھیلنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ کیونکہ مکان کی ہوا ایسی تازی نہیں ہوتی جیسے باہر کی۔ جو لوگ زیادہ تر باہر رہتے ہیں مکانوں کے اندر رہنے والوں کی نسبت بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ جسوقت بچہ سو جائے۔ تو اسکا منہ موٹے کپڑے سے نہ ڈھکو۔ اس طرح سب ہوا زہریلی ہو جاوے گی۔ زہریلی ہوا میں سانس لینا سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ بلکہ ناک اور منہ کھلا رہنا چاہیئے+

بچے کو افیون کبھی نہیں دینی چاہیئے۔ مائیں بچے کو سلانے کے لئے اکثر افیون دیتی ہیں۔ اس سے بچے کو قبض ہو جاتا ہے۔ تندرست بچہ طبعی نیند حاصل کرتا ہے۔ اگر بچہ بیمار ہونے کی وجہ سے نہیں سوتا تو افیون دینے سے بچہ کو اور بھی شفا حاصل کرنی مشکل ہو جاوے گی+

صفائی اور غسل

انسان کے چمڑے میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں سے بدن کے فضلات نکلتے رہتے ہیں۔ اگر ہم اپنے جسم کو صاف نہ رکھیں تو سوراخ اچھی طرح نہیں کھلتے اور فضلات نکلنے میں حرج ہوتا ہے۔ اس لیئے بچہ کو ہر روز نہلانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے بچہ موٹا تازہ اور مضبوط ہوگا۔ غسل دودھ دینے سے پہلے ہونا چاہیئے۔ پانی نہ زیادہ گرم ہو نہ ٹھنڈا۔ بعد میں ہوا سے بھی بچانا چاہیئے۔ کپڑے موسم کے لحاظ سے گرم و ٹھنڈے۔ جیسی ضرورت ہو تیار کرنے چاہئیں+

سانس کی بیماریاں

سردی کے موسم میں زکام و کھانسی بچوں کو بہت جلدی لگتی ہے۔ جس سے نمونیہ ہونیکا ڈر ہوتا ہے۔ تازی ہوا میں رہنے سے اور موسم کے مطابق کپڑے پہننے سے زکام ہونیکا خطرہ کم ہوتا ہے۔ اگر کسی کو زکام ہو جاوے تو دوسرے بچوں کو اس سے علیحدہ رکھنا چاہیئے۔

آنکھوں کے امراض

ہندوستان ایک گرم ملک ہے یہاں آنکھیں اکثر آجاتی ہیں۔ اگر اچھی طرح علاج نہ کیا جاوے تو بچے اندھے ہو جاتے ہیں۔ یا نظر کمزور ہو جاتی ہے آنکھوں کو پانی یا لوشن سے بار بار دھونا چاہیئے اور صاف رکھنا چاہیئے۔ جس روئی یا کپڑے سے صاف کیا جائے۔ وہ جلا دینی چاہیئے۔ اپنی چادر یا تولیئے سے ہرگز نہ دھوئیں۔ اس طرح مرض عام بچوں میں پھیل جاویگا۔ مکھیاں بھی بچوں کی آنکھوں پر بہت بیٹھ جاتی ہیں۔ اور اسی سے آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ بچہ سو جاوے تو مہین ململ سے ڈھانک دینا چاہیئے۔ غرض بچے کو مچھر اور مکھی سے بچانا چاہیئے۔ اس سے انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخار وغیرہ بیماریوں سے بچہ محفوظ رہیگا +

چیچک اور ٹیکا

چیچک بچوں کیلئے نہایت موذی مرض ہے - اس کیلئے ٹیکا نہایت مفید ثابت ہوا ہے - بچہ کو پہلے سال میں ہی شروع گرمیوں میں لگا دینا چاہیئے - اس کے بعد اگر چیچک نکلے بھی تو بہت کم مقدار میں نکلتی ہے - ٹیکا لگانے سے معمولی تکلیف ہے - یہ اس سے بہتر ہے - کہ بچہ مر جاوے - یا تمام عمر کیلئے اندھا ہو جاوے - یا بہرہ ہو جاوے - یا تمام جسم پر بدنما داغ رہیں +

اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں بیماریوں سے محفوظ رکھے اور توفیق عطاء فرماوے کہ ہم اپنے اور نیز دوسرے بچوں کی اچھی طرح سے تربیت کر سکیں + آمین ثم آمین ۲۲ ۳۲

(راقمہ صغریٰ بیگم از نئی دھلی)

(اہلیہ شیخ غلام حسین صاحب ۲ کلایو اسکوائیر نئی دھلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ص بہت سی خاموشی سستی لاتی ہے - اور بہت سی گفتگو دیوانہ بناتی ہے - زیادہ لجاجت سے عزت جاتی ہے - اور زیادہ غضب سے خلق خدا دشمن ہو جاتی ہے + (ارسطالیس)

میں اپنا بوجھ خود ہی اٹھاؤں گا دوسرا اسے اٹھا نہیں سکتا + (حضرت عمرؓ)

صبر و سکون اور تسلیم و رضا انسان کیلئے نہایت اعلیٰ جوہر ہیں + (ارسطو)

سب سے برا آدمی وہ ہے - جو جھوٹ بولے -

سلکِ جواہر

بڑوں کی تعظیم - جب کسی قوم کا بڑا آدمی آئے - تو اس کی تعظیم کرو - (حضرت محمد صلعم)

راز کا چھپانا - جو شخص راز پوشیدہ رکھتا ہے - وہ گویا اپنی سلامتی اپنے قبضے میں رکھتا ہے - (حضرت عمرؓ)

جو شخص مجھے کسی بڑے کام سے ڈراتا ہے - وہ اس شخص کی مانند ہے - جو مجھے کسی امر کا مژدہ سناتا ہے - (حضرت علیؓ)

دشمن ایک بھی برا - دوست ہزاروں بھی ہوں - تو ان کو کم سمجھنا چاہیئے - اور دشمن ایک بھی ہو - تو زیادہ سمجھنا چاہیئے -

عُجب - اپنے آپ کو بڑا - اور دوسروں کو حقارت سے دیکھنے کا نام عجب ہے - نیک نصیحت کے ماننے کی طرف طبیعت کا مائل نہ ہونا - اور اپنی باتوں کی تردید سے رنجیدہ ہونا کبر ہے - عجب و کبر و فخر نہایت مہلک بیماریاں ہیں + (امام غزالی)

اظہار حق کے وقت شرم نہ کرنی چاہیئے - اور دوست دشمن دونوں کو برابر نصیحت کرنا چاہیئے + (حضرت لقمان)

لوگوں کے مال و دولت کی طمع کرنا پست ہمتی کی دلیل ہے + (بطلیموس)

کوئی پر ضرر فریب نہ کرو - اور انصاف کیساتھ غور کرو - جب بولو - تو اس کے مطابق بولو + (سقراط) ص

ص اور دوسروں کو دھوکا دے + (لقمان) ...... میری لغات میں "ناممکن" کا لفظ موجود نہیں ہے + (نپولین)

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی بیوہ عورتیں

گذشتہ مردم شماری کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں بیوہ عورتوں کی بڑی کثرت ہے۔ جن کی کیفیت ذیل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے:-

عورتوں کی مجموعی تعداد	۱۵۴۹۴۶۹۲۶
بیوائیں	۲۶۸۳۴۸۳۸
ہندو عورتیں بحیثیت مجموعی	۱۰۵۸۲۱۸۲۵
ہندو بیوائیں	۲۰۲۵۰۰۷۵
مسلمان خواتین بحیثیت مجموعی	۳۲۳۸۹۸۴۸
بیوہ مسلم خواتین	۴۷۱۲۵۶۳

ان اعداد سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو عورتیں ۳۰ فی صدی عورتیں بیوہ ہیں۔ اور مسلمانوں میں تقریباً سولہ ۱۶ فیصدی عورتیں بیوہ رہتی ہیں۔ ہندوؤں میں بیوہ عورتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہونا اگرچہ افسوسناک اور قابل اصلاح ضرور ہے۔ مگر کچھ تعجب خیز نہیں۔ اسلئے کہ اہل ہنود میں مذہباً اور رواجاً عقد بیوگان کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ البتہ مسلمانوں میں تو شرعاً اور رواجاً کسی طرح بھی عقد بیوگان ممنوع و معیوب نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں اتنی بڑی تعداد بیوگان کی موجود ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان قوم اس طرف توجہ کرے اور عقد بیوگان کی مؤثر تحریک شروع کیجائے +

باپ سے شراب ترک کرادی

جاپان کی ایک انیس سالہ لڑکی کے بارے میں خودکشی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس لڑکی نے زہر کھاکر اسلئے اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا تاکہ اس کا والد شراب پینا ترک کر دے۔ لڑکی کی وفات کے بعد اس کے تحریر کردہ کاغذات بھی دستیاب ہوئے ہیں۔ جن میں اس نے اپنے والد سے درخواست کی ہے کہ وہ شراب پینا ترک کر دے۔ اس لڑکی کا نام نوبوکوکتا ایا ہے۔ یہ ٹوکیو کے مضافات کے ایک مچھی کے سوداگر کی لڑکی ہے۔ لڑکی کی وفات پر والد نے دوزانو ہوکر اپنی لڑکی کی روح کو حاضر ناظر کر کے قسم کھائی ہے کہ وہ آئندہ شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگائے گا +

اخبار کے ایک نمائندہ سے دوران ملاقات میں اس سوداگر نے بیان کیا۔ کہ میری لڑکی کی موت کا کفارہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ میں لڑکی کی آخری خواہش کا احترام کروں۔ اور شراب کو آئندہ ہاتھ نہ لگاؤں۔ میں نہ صرف اپنی شراب ہی کی عادت ترک کروں گا۔ بلکہ اپنی دیگر عادات بھی درست کروں گا۔ میں اس امر کا وعدہ اپنے غریب بچے کی روح کے روبرو کرتا ہوں +

"مصباح" زہر کھاکر اپنی زندگی کا خاتمہ کرنا۔ شراب پینے سے بھی زیادہ گناہ کی بات ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ خودکشی تو خدا تعالےٰ سے مایوسی کا نتیجہ ہے۔ آہ ان لوگوں نے خدا کو نہ پہچانا۔ نہ مانا۔ ورنہ ایسی غلطیاں نہ کرتے اور نہ یہ ترک معاصی کا حقیقی علاج ہے +

محبّت کی قابلِ ذکر مثال

حیدرآباد (سندھ) ۳۱ر مئی ہیرآباد سے

پتی اور پتنی کے درمیان محبت کی ایک قابل ذکر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مسٹر جان چند ہیرا نند والی (ریٹائرڈ وزیر سندھ سب سول کورٹ) اپنی لڑکی کو ملنے جا رہے تھے۔ کہ بیمار پڑ گئے اور جہان فانی سے رخصت ہو گئے اس کی موت کے چند گھنٹے پیشتر اس کی دھرم پتنی نے اسے یاد دلایا کہ ان کے درمیان یہ وعدہ ہے۔ کہ اگر وہ مر گیا تو وہ اس کے ساتھ ستی ہو جائے گی! اور اس سے ایسا کرنے کی اجازت طلب کی۔ پتی نے اس کو اجازت دیدی۔ مسٹر خان چند کی وفات کے فوراً بعد اور جب کہ ان کے داہ سنسکار کے انتظامات کئے جا رہے تھے۔ ان کی دھرم پتنی نے اپنے رشتہ داروں سے آخری اجازت طلب کی۔ اور اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ لپٹ گئی۔ دو گھنٹے کے بعد معلوم ہوا کہ اس کو سخت بخار ہو گیا ہے۔ ڈاکٹری علاج کے باوجود اس کی حالت خراب ہو گئی۔ چند گھنٹوں کے بعد اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس پر بھی جوڑے کی لاشیں اکٹھی ہی جلائی گئیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر خان چند کے ماتا اور پتا بھی انہیں حالات میں اس جہان سے رخصت ہوئے تھے۔

اُلٹا لکھنے اور پڑھنے والی لڑکی

ڈیون مینٹل ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آر۔ ایتھر نے ایک لڑکی کی حیرت انگیز کہانی بیان کی ہے۔ یہ لڑکی ہر ایک چیز پچھلی طرف لکھتی تھی۔ لڑکی دائیں ہاتھ سے لکھتی ہے۔ اور اس میں الٹا لکھنے کی جو خوبی ہے۔ یہ اپنی قسم کی پہلی ہے۔ مثال کے طور پر اگر اس نے " dear " لکھنا ہوتا تھا تو وہ فوراً ہی " raed " لکھ دیتی تھی۔ وہ ہندسے بھی اسی طرح لکھتی تھی۔ جمع و ضرب بھی وہ ایک غیر معمولی طریقہ سے کرتی تھی۔ ایک دفعہ اسے کیلنڈر دکھایا گیا۔ تو اس نے جھٹ کہہ دیا کہ ہندسے تو سب ٹھیک ہیں مگر میں مہینوں کے نام نہیں بتا سکتی۔ جب کیلنڈر کو الٹا کیا گیا تو سب مہینے اس کی سمجھ میں آ گئے۔ مگر ہندسے غلط معلوم ہونے لگے۔ اسی طرح ٹائم ٹیبل سے بھی تجربہ کیا گیا۔ اس نے اسے گھڑی کی سوئیوں کی طرح حرکت دی۔ اس پر وہ سٹیشنوں کے نام تو سمجھنے لگی۔ مگر گاڑیوں کے آمد کے وقت کا اسے کچھ پتہ نہ لگ سکا۔ گرجا گھر میں وہ اپنی بائیبل کو بھی الٹا ہی رکھتی ہے۔ جب وہ اپنی بہن کے کمرے کی صفائی کرتی تو تصویریں وغیرہ سب الٹی رکھتی۔ وہ ہجے بھی الٹے ہی کرتی ہے۔ جب اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ " dear " کے کیا ہجے ہیں وہ کچھ جواب نہ دے سکی۔ مگر جب اس سے " raed " کے ہجے دریافت کئے گئے۔ تو اس نے جھٹ کہا " raed "۔

بنگال کی کنواری لڑکیوں کی حالت

کلکتہ۔ یکم جون۔ بنگال میں یہ رسم ہے کہ لڑکی والوں کو دولہا کو شادی کے وقت ایک بھاری رقم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈوری (جہیز) کے طور پر ادا کرنی پڑتی ہے - اکثر لڑکیوں کے والدین کو اس رسم سے بہت پریشان ہونا پڑتا ہے - کیونکہ وہ جہیز کا انتظام نہیں کر سکتے - اپنے والدین کو اس پریشانی سے بچانے کے لئے کئی لڑکیاں اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر اور ان کو آگ لگا کر پیشتر ازیں خودکشی کر چکی ہیں - مگر حال ہی میں اس خودکشی کی وارداتوں میں ایک ایسا پریشان کن اضافہ ہوا ہے - کہ مسز سود و نا باسو کو صوبہ کی عورتوں کے نام اپیل شائع کرنی پڑی - کہ وہ آتم گھات کی اس اندھا دھند تقلید سے باز رہیں - کیونکہ اسکا نتیجہ انکی مکمل تباہی کا موجب ہوگا - مسز موصوفہ نے ان خودکشیوں کی ذمہ داری جہیز کے رواج پر ڈالی ہے - اپنی اپیل کے دوران میں مسز موصوفہ لکھتی ہیں - کہ جہیز کی یہ رسم ایک سوشل رسم ہے - جو آدم خور دیو کی طرح قوم کے خون کو چوس رہی ہے - اور معصوم لڑکیوں کی قربانی سے بہتری کی کوئی صورت نہیں نکلی +

کریلہ کی خوبیاں

بطور دوا استعمال کیا ہوا - کریلہ جسقدر فائدہ مند ہے اس قدر فائدہ اس سے حاصل نہیں کیا جاتا - اور عام طور پر پکا کر اسے روٹی کے ساتھ کھانے کی معمولی سبزی سمجھا جاتا ہے - ہم اس کی چند خوبیاں ذیل میں درج کرتے ہیں +

(۱) کریلہ کے بیج نکال کر باقی حصہ کو سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑ چھان کریں - اور ایک تولہ صبح و شام تازہ پانی سے کھلائیں - ذیابیطس کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے +

(۲) اسی طرح یا پانی کی جگہ چھاچھ کے ساتھ استعمال کرانے سے پیٹ کے کیڑے دور ہو جاتے ہیں +

(۳) کریلہ کے ایک تولہ سفوف کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ پاؤ پانی باقی رہنے پر چھان کر صبح و شام پلانا موسمی بخار (ملیریا) کو دور کرتا ہے - اس سے چڑھا ہوا بخار بھی اتر جاتا ہے اور دوبارہ چڑھنے سے رک بھی جاتا ہے +

(۴) اسی طرح استعمال کرنے سے بڑھی ہوئی تلی رک جاتی ہے +

(۵) تر و تازہ کریلہ بیج دور کر کے ایک تولہ لیں - اور اسے آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر صبح و شام پلائیں - اس سے ضعف جگر اور یرقان دور ہو جاتے ہیں +

(۶) ایک ایک تولہ سفوف کریلہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانا خرابی خون کو دور کرتا ہے +

(۷) ایک چھٹانک خشک کریلہ کوٹ کر ایک سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر پانی باقی رہنے پر چھان لیں اس سے زخموں کو دھونے سے زخم صاف ہو جاتے ہیں - اور جلدی بھر جاتے ہیں +

(۸) بیج دور کر کے سایہ میں خشک کیا ہوا کریلہ دو حصہ سیندھا نمک ایک حصہ - دونوں کو باریک پیس کر کپڑ چھان کریں - چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھانا ہیضہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمی بھوک وغیرہ کو دور کرتا ہے +

لال مرچ کے زہریلے اثرات

امریکہ کے ایک دانا کا قول ہے

کہ لوگ پہلے پھاوڑوں اور بیلچوں سے قبریں کھدا ہی کرتی تھیں۔ مگر اکثر لوگوں نے اب اپنے دانتوں سے اپنی قبریں کھودی ہیں۔ درحقیقت اس دانا کے الفاظ طلائی حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ انسان کی عمر کم از کم سو برس ہوا کرتی تھی۔ اور آج کل وہ وقت بھی اوسطاً ہے کہ لوگ بمشکل تیس پینتیس برس تک پہنچتے ہیں۔ کیوں؟ وہ لوگ آج کل کی طرح زبان کے غلام نہیں تھے آج کل لوگوں نے کئی ایک زہروں کو بھی خوراک میں داخل کر لیا ہے۔ ان کی فہرست طویل ہے اس مضمون میں ان میں سے صرف ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سب سے بڑھکر اب وہی نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جس کو لوگ لال مرچ کہتے ہیں۔ دیکھنے میں جتنی خوبصورت نظر آتی ہے۔ اندر اتنی ہی زہر بھری ہے۔ ڈاکٹر کیلاگ ایم۔ ڈی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اس میں تیز سے اور جلنے کا سا ذائقہ اس لئے ڈال رکھا ہے۔ کہ ہم لوگوں کو تنبیہ ہو۔ کہ یہ خوراک ہونے کے قابل نہیں ہے اور اگر ہم اس کو کھائیں گے تو نقصان پہنچے گا۔ تمام زہروں میں پروسک ایسڈ کو سخت کہا گیا ہے۔ وہی ڈاکٹر کیلاگ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ لال مرچ کے خالص عرق کا ایک قطرہ ایسا ہی زہریلا ہے۔ جیسا کہ ایک قطرہ پروسک ایسڈ یا تمباکو تیل کا یا یوں سمجھو کہ ایک ماشہ سنکھیے سے بڑھکر ہے باوجود اس کے بھی انسان کی لذت زبان یہاں تک بگڑ گئی ہے۔ کہ اس کو ان چیزوں سے تسلی نہیں ہوتی۔ کہ جن میں قدرت نے خود بخود لذت ڈال رکھی ہے۔ بلکہ ان میں کسی نہ کسی زہریلی چیز کے ڈالنے کی ضرورت ہے۔ لال مرچ۔ سیاہ مرچ۔ لونگ۔ دارچینی۔ ہینگ۔ رائی یہ سب چیزیں خوراک میں نقصان کرتی ہیں۔ لیکن لال مرچ ان سب کی سردار ہے۔ آنکھ کیسی نازک چیز ہے۔ انسان کے اندر اس سے بڑھکر نازک ترین چیزیں ہیں۔ آنکھ میں تھوڑی سی لال مرچ ڈالو۔ تو سوج کر کپّہ ہو جاویگی۔ جب آنکھ کا یہ حال ہے تو اندر کا کیا حال ہو گا +

پہلے پہل تو یہ معدہ کو معمول سے زیادہ محرک یعنی چالاک کرتی ہے۔ جس سے معدہ اپنی طاقت سے بڑھکر حرکت کرتا ہے۔ اور ہضم کرنے والا رس زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معمول سے زیادہ خوراک ہضم ہو سکتی ہے۔ اس خلاف قدرت فعل کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ہضم کرنے والے آلے قبل از وقت سست و بیکار ہو جاتے ہیں۔ تھکے ہوئے گھوڑوں کو چلانے کے لئے بار بار چابک لگانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ناتواں آلات کو چلانے کے لئے روز بروز مرچ یا یوں کہو کہ زہر کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے۔ آخر چابک مفید نہیں ہو سکے گا +

بگڑے ہوئے آلات کب تک کام چلائینگے۔ ایک روز کارخانہ بند ہی ہو جائیگا۔ آخر ایسی خوفناک بدہضمی آگھیرتی ہے۔ کہ بڑے بڑے حکیموں کی حکمت بھی پریشان ہو جاتی ہے۔ سبب یہ ہے کہ معدے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس قدر زیادتی کی جاتی ہے۔ کہ اس میں اور جان نہیں رہتی۔ ڈاکٹر کے بڑے بڑے لمبے نسخے بالکل بیکار رہتے ہیں۔ اس حالت میں مرچ کا استعمال بالکل ترک کر دینا چاہیئے۔ قدرت خود بخود شفا لائے گی۔ مرچ صرف معدے کو ہی نہیں بگاڑتی۔ بلکہ جذب ہو کر معدے میں جاتی ہے۔ اور بے شمار خرابیاں پیدا کرتی ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ جگر کی بیماریاں اکثر مرچ کھانے والے کو ہوا کرتی ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ کرو

اللہ تعالےٰ کے حکموں میں سے کوئی بھی حکم حکمت سے خالی نہیں۔ انسان کو تو اپنے انجام کی خبر نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ کو سب علم ہوتا ہے۔ اسی واسطے خدا نے ہمارے بچاؤ کے واسطے بہت سے قانون بنا دئے ہیں۔ اگر انسان ان پر چلیں تو بہت سی ٹھوکروں سے بچ جائیں +

انہی حکموں سے ایک پردہ بھی ہے۔ جو عورت ذات کے واسطے نہایت ضروری ہے۔ لیکن چند بہنیں ہی ایسی ہوں گی۔ جو اس کی اہمیت کو سمجھتی ہونگی آجکل زمانہ انگریزی رو میں بہ رہا ہے۔ اور پردہ کی اہمیت دلوں سے اٹھتی چلی جا رہی ہے۔ عموماً جو عورتیں پردہ کرتی بھی ہیں۔ وہ بھی برائے نام ہوتا ہے۔ سر پر برقع اور منہ کھلا ہوتا ہے۔ جب کوئی مرد سامنے سے آجاتا ہے۔ تو پردہ کر لیتی ہیں۔ لیکن جب تک آنے والا صورت شکل اچھی طرح دیکھ لیتا ہے ایسے پردے سے شرم کرنی چاہیئے۔ کہ سر پر برقع ہو۔ اور چہرہ وغیرہ لوگ دیکھ سکیں۔ برقع میں اپنی پوشاک اور چہرہ وغیرہ کو اچھی طرح چھپا لینا چاہیئے۔ کیونکہ پوشاک بھی زینت میں داخل ہے۔ اگر پوشاک خراب ہو تو پھر دیکھو کہ حیثیت کیسی معلوم ہو۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے مکمل شریعت کا متبع بنایا ہے۔ جس میں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ جو ہم دوسروں سے سیکھنے جائیں۔ دنیا چاہے کسی طریق پر چلے مسلمان خاتون کا عمل قرآن شریف کے مطابق ہونا چاہیئے۔ بعض بہنوں کا یہ خیال ہے۔ کہ پردہ دل کا ہوتا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں اگر دلکا پردہ نہ ہو تو پھر عورت پردہ کر ہی نہیں سکتی مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دلکے پردے والیوں کو پردے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا دل کسی غیر محرم کے سامنے ہونے سے ملامت کرتا ہے۔ مجھے سخت شرم آتی ہے کہ جب بعض لوگوں سے سنتی ہوں کہ برقع پہنکر عورتوں کا پردے سے تو مطلب نہیں ہوتا۔ ان کو تو اپنے واقفوں کا خوف ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو بری ہو گی۔

پردہ نہ کرنے میں بہت سی برائیوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔

خداوند کریم ہم کو اپنے حکموں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ ممتاز بیگم اہلیہ پیر مرید احمد صاحب قادیان

مسلمانوں کی بت پرستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہاں بت پرستی نے بھی خوب جڑیں پکڑی ہیں ہیں۔ مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اگر عمل کی طرف دیکھا جائے۔ تو انسان شرم کے مارے ڈوب مرنا چاہتا ہے۔ مسلمانوں میں بیشمار برائیاں ہیں۔ اگر گنتی جائیں۔ تو ایک ضخیم کتاب بنجائیگی۔ بالکل یہود و نصارا کی طرح ہو گئے ہیں۔ بلکہ میرے خیال ناقص میں ان سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ اگر یہود نے بچھڑا بنا کر پوجنا شروع کیا۔ اور نصارا نے صلیب بنا کر۔ تو انہوں نے مختلف بت بنائے۔ جنکو پوجتے ہیں۔ مسلمانوں کے اگرچہ سب فرقے گمراہی میں مبتلا ہیں۔ مگر خاص کر شیعہ فرقہ ان سب سے زیادہ ہے۔ اور ساتھ بعض سنی بھی۔ کیا یہی زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کا تھا۔ یا نہیں +

میں آج مصباحی بہنوں کو چشم دید حالات سناتی ہوں۔ شائد ہر جگہ یہی حال ہو گا مگر میں پشاور کے شیعوں کا حال لکھتی ہوں۔ ویسے تو علی العموم کئی گھروں میں بت پرستی کا نشان قائم ہے (پشاور کے ہر ایک گھر میں ایک زیارت ہوتی ہے۔ یعنی گھر کی کسی دیوار میں کیل ٹھونک کر ہر جمعرات کو اس پر پھول ڈالتے ہیں۔ اور چھوٹا سا طاق بنا کر اس میں چراغ جلاتے ہیں) مگر محرم الحرام میں بہت زیادہ بت پرستی ہوتی ہے۔ آہ وہ بزرگ مہینہ جس میں لڑائی تک بند ہے۔ اس میں بت پرستی کیسی زور پکڑتی ہے۔ مجھے تو دیکھ دیکھ کے شرم آتی ہے۔ خصوصاً غیر قوموں سے +

محرم کی پہلی تاریخ سے امام باڑے سیاہ کر دیئے جاتے ہیں۔ قطعوں اور کاغذی پھولوں سے سجاتے ہیں۔ لوگ مرد و عورت بچے بوڑھے کالے کپڑے پہن لیتے ہیں۔ عورتیں سبز بھی پہنتی ہیں۔ مرد گلے میں کالی یا سبز پٹی باندھتے ہیں۔ لاڈلے بچوں کے گلے میں سبز رنگ کا خاصہ آدھ گز لیکر بیچ میں کفنی کی طرح پھاڑ کر پہناتے ہیں۔ اسکے اوپر چاندی کا چھوٹا سا کچکول جس کے ساتھ تین چار لڑ چاندی کا چین ہوتا ہے۔ ڈالتے ہیں۔ جس میں بعض بچوں پر مائیں لوگوں سے پیسے مانگتی پھرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا فقیر ہے۔ پھر سال بسال گیارہ بارہ سال تک ہنسلی پہنتے ہیں۔ بعضے لڑکوں کے سر پر چوٹی بھی رکھتے ہیں (کیا اسلام میں یہ جائز ہے) جوں جوں لڑکا بڑھتا جاتا ہے۔ چوٹی بھی خوب لمبی ہوتی جاتی ہے۔ ان سے اگر پوچھا جائے تو کہتے ہیں۔ یہ حضرت امام حسین کے نام کی چوٹی ہے۔ جب لڑکا بارہ سال کا ہو جاتا ہے۔ تو نیاز دیکر مونڈھ لیتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ بارہ سال تک تو یہ لوگ موت کو ان حیلے حوالوں سے بزعم خود روک لیتے

ہیں۔ لیکن اس کے بعد کیا کرتے ہیں۔ یعنی بارہ سال تک حضرت امام حسینؓ ذمہ وار ہوتے ہیں۔ تو اس کے بعد کس کا ذمہ ہوتا ہے۔ شاید بارہ برس تک موت و بیماری کا ڈر ہوتا ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔

چھ تاریخ تک مختلف امام باڑوں میں مرثیئے پڑھے جاتے ہیں۔ ساتویں کو ہر ایک امام باڑے میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنا اپنا جھنڈا نکالتے ہیں۔ زنانہ جھنڈا دن کو ہوتا ہے۔ اور مردانہ رات کو، عورتیں دن کو اپنا کام ختم کر کے رات کو مردانہ میں جاتی ہیں۔ امام باڑے کے ایک دالان کے (جو اسی لئے مخصوص ہوتا ہے) کونے میں لکڑی کا منبر رکھا ہوتا ہے۔ محرم کے دنوں میں اس پر ایک بڑی کالی چادر ڈال لیتے ہیں۔ کچھ ریشمی چادریں بھی، اس پر قرآن شریف رکھتے ہیں۔ کچھ لمپ بہت سے پھول دائیں بائیں، دو جھنڈیاں جو ریشمی دوپٹوں کی بنائی ہوتی ہیں۔ کھڑی کرتے ہیں۔ لوگ آ آ کر پھول چڑھاتے ہیں۔ موم بتیاں جلاتے ہیں۔ دعائیں مانگتے ہیں۔ اسی دالان میں مرثیہ خوان جمع ہوتے ہیں، اور باری باری کھڑے ہو کر مرثیئے پڑھتے ہیں۔ وہاں پاس ہی صحن میں بڑا تخت پڑا رہتا ہے۔ لوگ صدر صاحب کو دیکھکر تیار ہو جاتے ہیں۔ صدر صاحب پڑھتے پڑھتے باہر تخت پر اتر جاتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہی سب صحن کیطرف دوڑتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ اسی اثناء میں کہیں سے جھنڈا نمودار ہوتا ہے۔ جو سروئے کی قسم کا ریشمی چادروں اور پھولوں سے آراستہ ہوتا ہے۔ سروئے پر چاندی کا پنجہ ہوتا ہے۔ جھنڈے کو صدر صاحب خدا جانے کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ لوگ سینہ کوبی کرنے لگتے ہیں۔ اور جھنڈے کی رسائی تک میں جان دیتے ہیں۔ جسکو ہاتھ سے چھو چھو کر چومتے ہیں۔ بعض چادروں کے کونوں میں مراد کے واسطے گرہ بھی دیتے ہیں۔ پھر جھنڈے کے گرد حلقہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دو تین مل کے مرثیہ پڑھتے ہیں۔ باقی ایک مصرع پڑھ کے اسی شعاب پر ہاتھ سینہ پر مارتے ہیں۔ گھنٹہ آدھ گھنٹہ ایسا کر کے جھنڈے کو لکڑی سے جو اسی لئے زمین میں گڑی ہوتی ہے۔ باندھ لیتے ہیں۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو یا دوسرے امام باڑوں میں چلے جاتے ہیں۔ آٹھویں کو زنانہ میں وہی جھنڈا اور مردانہ میں مہندی ہوتی ہے۔ مہندی گھول کے طشتوں میں لگا کر اس میں موم بتیاں جلاتے ہیں۔ نویں دن گہوارہ ہوتا ہے۔ جس کو زری کپڑوں اور پھولوں سے سجاتے ہیں۔ ایک پگڑی بھی اس پر رکھی ہوتی ہے۔ دسویں کو گھوڑا ہوتا ہے۔ جسکو ذوالجناح کہتے ہیں۔ اور صرف مردانہ میں ہوتا ہے۔ پہلے نہلا دھلا کے خوب ریشمی چادروں سے سجاتے ہیں۔ اوپر ایک سفید چادر جس پر سرخ رنگ کے چھینٹے دیئے ہوتے ہیں ڈال لیتے ہیں۔ ایک طرف تلوار دوسری طرف ڈھال لٹکاتے ہیں۔ اس دن لوگ زنجیروں سے جن کے سروں میں چھوٹے چھوٹے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چا تو ہوتے ہیں۔ ماتم کرتے ہیں۔ تمام بدن لہولہان ہو جاتا ہے +

ہر ایک چیز کو یہ لوگ بڑے ادب سے پوجتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ سب ایسا کرتے ہیں۔ ان کی بڑی تعظیم ہوتی ہے۔ نہایت عاجزی سے کھڑے ہو کر مراد مانگتے ہیں۔ بے اولاد اولاد چاہتے ہیں جس کسی کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔ وہ بڑے بڑے چڑھاوے لاتا ہے۔ سونے چاندی کے گیند و پھندے بنا کر اور ریشمی چادریں لا کر جھنڈے سے باندھتے ہیں۔ جھنڈا ساتویں تاریخ سے دسویں تک کھڑا ہوتا ہے باقی تھوڑی دیر ہوتے ہیں۔ چڑھاوے امام باڑے کا مالک لیتا ہے۔ کسی کی تمنا بر آئے تو وہ پورا جھنڈا بنا کر سینہ زنی کرتے امام باڑے تک لے جاتا ہے +

کاش یہ چیزیں نبوت کے عہد مبارک کی ہوتیں۔ تو ہم بھی ان کی ایسی ہی تعظیم کرتے۔ جیسی یہ کرتے ہیں۔ مگر افسوس یہ اپنے ہاتھوں انکو بنا کر ایسا پوجتے ہیں۔ جیسے ہندو بت بنا کر +

ہاں یہ میں بھول گئی۔ جس وقت جھنڈا گہوارہ گھوڑا تیار کر چکتے ہیں۔ تو ایک دنبہ ان کے نیچے ذبح کرتے ہیں +

والسلام

(ایک بہن از پشاور)

صداقت احمدیت

پچھلے دنوں عصمت و تہذیب میں مشنری بیبیوں کے متعلق کثرت سے مضامین نکلتے رہے مگر اکثر میں کوئی مباحثہ نہیں تھا۔ گذشتہ مصباح میں محترمہ والدہ سردار امیر احمد خان صاحب نے غیر احمدی بیبیوں و عیسائی خاتون سے مباحثہ کا کچھ حال لکھا ہے۔ اس لئے مجھے بھی خیال آیا۔ کہ ذرا اپنا ناقص تجربہ بہنوں کے گوشگزار کروں +

یہ تو سنتی تھی۔ کہ احمدیوں سے کوئی بحث نہیں کر سکتا۔ خصوصاً عیسائی لوگ تو کونوں میں چھپتے ہیں۔ لیکن دیکھا نہیں تھا۔ اب دوسروں کا دیکھنا کیا۔ خود مجھ جیسی کم علم سے اکثروں سے مباحثہ ہوا۔ اور لاجواب ہو گئے۔ میں احمدیت کی کون کونسی صداقت بیان کروں۔ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ اگر میں صفحوں کے صفحے سیاہ کر ڈالوں۔ اگر میں ساری عمر اس کے بیان کرنے میں گزاروں تب بھی ختم نہ ہو گی +

اگر باوجود اتنی صداقتوں کے پھر بھی کوئی نہیں سمجھتا۔ اور مخالفت کرتا رہتا ہے۔ تو اسکا کوئی علاج نہیں۔ ابو جہل و ابو لہب نے چچا ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو نہ مانا۔ اور اشد ترین دشمنوں میں سے رہے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ جہاں کہیں غیر احمدیوں کو میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔ تو نہایت حیرت میں ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ یہ تم نے اچھا نہیں کیا میں کہتی ہوں۔ اچھا آپ ذرا برائی تو بتائیں۔ برائی وہ کونسی بتائیں گے۔ یہ سنکر خاموش ہو جاتے ہیں میں کہتی ہوں۔ آپ آنے والے حضرت مسیح موعودؑ کو مانتے ہیں یا نہیں۔ جواب ملتا ہے۔ کیوں نہیں مانتے۔ وہ آخر زمانے میں آئیں گے۔ تب عیسائیوں کا بہت زور ہوگا۔ میں۔ کیا اب تھوڑا ہے۔ یہی زمانہ ان کے آنے کا ہے۔ وہ آئے بھی اور گزر بھی گئے ابھی آپ اُن کے انتظار میں ہیں۔ جواب دیتے ہیں نہیں وہ آسمان سے اتریں گے۔ مجھے ان کے اس جواب سے بہت ہنسی آتی ہے۔ شاید ہوائی جہاز میں اتریں گے۔ انتظار تو بہت تکلیف دہ چیز ہے۔ معلوم نہیں انکا یہ انتظار کب تک رہیگا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر یہ لوگ ایک ہوائی جہاز لیکر جائیں۔ اور ان کو منا کر لے آئیں۔ کیونکہ دو ہزار سال ہو گئے لوگوں کی یہ حالت ہو گئی۔ اور حضرت عیسےٰؑ ہیں۔ جو کسی طرح اترنے کا نام نہیں لیتے۔ معلوم نہیں۔ کہ ڈر کیوجہ سے نہیں آتے۔ یا راستہ کے طویل مسافت کے سبب سے۔ خیر کچھ ہی ہو۔ آپ لوگوں کا جانا ٹھیک ہے۔ تاکہ سمجھا کر لے آئیں +

میرے ایک چچازاد بھائی کو میرے احمدی ہونیکا حال معلوم ہوا۔ تو آکر کہا۔ کہ میرے ساتھ بحث کر۔ مینے خوشی سے منظور کیا۔ کہنے لگا۔ کہ تم تو اپنے حضرت صاحب کو (نعوذ باللہ) خدائی کا درجہ دیتے ہو۔ مجھے اس کے ایسا کہنے سے سخت غصہ آیا۔ مینے کہا۔ ہم انسان کو خدائی کا درجہ نہیں دیتے۔ انسان کو خدائی کا درجہ دینے والے یا آپ ہیں یا عیسائی۔ وہ اگر حضرت عیسیٰؑ کو خدا مانتے ہیں۔ تو آپ بھی ان میں خدائی کے سب صفات تصور کرتے ہیں۔ غرض جو اعتراض وہ کرتا۔ میں اُسکا ایسا جواب دیتی۔ کہ آخر اس کو بھاگنا ہی پڑا +

پچھلے دنوں ہمارے گھر ایک بڑھیا آئی تھی۔ اسنے مجھ سے پشتو کی کوئی کتاب مانگی۔ مینے "حقیقت المہدی" کتاب دی۔ تھوڑا پڑھکر بڑھیا حیران سی ہو گئی۔ پھر مینے اس کو سمجھایا۔ یہ سنکر وہ کچھ دیر حیرت میں رہی پھر اس نے کہا۔ "چالیس پچاس سال کے درمیان عرصہ ہوتا ہے۔ کہ مینے خواب میں دیکھا۔ کسی مرد کے ہاتھ میں ایک بڑا سا چاندی کا سکہ ہے۔ اور اس پر کسی بادشاہ کی مہر ہے۔ مینے پوچھا۔ یہ کس بادشاہ کا اتنا بڑا روپیہ ہے۔ جواب ملا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور یہ انہی کی مہر ہے۔" بڑھیا نے کہا۔ میں اس خواب کی تعبیر کو اب تک نہیں سمجھی۔ اور نہ کسی نے سمجھایا۔ جس گاؤں کی وہ بڑھیا رہنے والی ہے۔ وہاں کے لوگ سخت متعصب اور جاہل ہیں۔ لڑکیاں تو درکنار وہ لڑکوں کو پڑھانا بھی عیب جانتے ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ دینا اور بیوی کا مہر ادا کرنا تو ان کے خلاف شان ہے۔ وہ بھلا حضرت مسیح موعودؑ کو کیونکر مانیں گے۔ اور پھر یہ آواز عورتوں تک کیسے پہنچائیں گے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ ہم مشن ہسپتال گئے۔ مشنری خاتون نے عورتوں کو وعظ سنایا۔ چونکہ ہم اندر بیٹھی تھیں۔ اسلئے جب وہ اندر آئی۔ تو میں نے کہا۔ ذرا ہمکو بھی وعظ سنائیں خوش ہو کر کہنے لگی "حضرت عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ اور اس کو خدا نے ہم لوگوں کیلئے قربان کیا"۔ میں نے پوچھا۔ آپ لوگوں کے لئے کیوں قربان کیا" تاکہ ہم لوگ گناہوں سے نجات پائیں"۔ میں۔ کیا خدا پاک آپ کو ویسے ہی نجات نہیں دے سکتا تھا۔ مشنری خاتون کچھ سٹ پٹا سی گئی۔ کہنے لگی "نہیں"۔ میں۔ کیا کسی بادشاہ نے جو مجرموں کو سزا اور رہائی دونوں کی طاقت رکھتا ہے۔ کبھی ایسا بھی کیا۔ کہ مجرموں کے بدلے اپنے اکلوتے بیٹے کو پھانسی دلوائے۔

مشنری خاتون نے یہ سنتے ہی پیٹھ موڑ لی۔ اور کہا معلوم ہوتا ہے تم قادیانی ہو۔ دوسری گذشتہ اکتوبر میں ہمارے گھر مردان مشن کی دو یورپین بیبیاں آئی تھیں۔ دوسرے دن میں اور ان میں سے ایک بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا۔ تیرا کونسا بھائی احمدی ہے۔ میں نے کہا چھوٹا۔ کہنے لگی اور کون ہے۔ میں نے اپنی طرف اشارہ کیا۔ یہ سنکر مس صاحبہ خوف زدہ سی ہو گئی۔ مگر اپنے کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ تمہارا باپ تو شاید نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ اگرچہ انہوں نے تا حال بیعت نہیں کی۔ لیکن وہ احمدیت کی سب باتیں مانتے ہیں۔ اب مس صاحبہ نے اپنی پریشانی کو چھپاتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ لوگ اچھے نہیں ہیں۔ میں نے کہا۔ کیسے؟ "وہ انجیل نہیں مانتے"۔ میں۔ وہ انجیل نہیں مانتے ہم تو سب آسمانی کتابیں مانتے ہیں۔ ہم جب ایمان لاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ یعنے میں ایمان لائی اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اس میں سب کتابیں زبور، تورات، انجیل، قرآن دیگر سب آسمانی صحیفے شامل ہیں۔ پھر میں نے اٹھکر کتابیں لاکر دیں۔ کہ ان کو آپ پڑھیں، تاکہ آپ کو پتہ لگ جائے۔ افسوس مس صاحبہ نے بجائے پڑھنے کے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ چند سال ہوئے۔ ہمارے ہاں ایک انگریز مشنری خاتون آیا کرتی تھی۔ مجھے تھوڑی بہت انگریزی بھی پڑھایا کرتی۔ اور ساتھ ہی تبلیغ بھی کرتی تھی بعد میں وہ کوہاٹ چلی گئی۔ چند مہینے ہوئے۔ کہ وہ پشاور علاج کرنے آئی۔ تو ہمیں ملنے کیلئے بلایا۔ والد صاحب نے اجازت دی۔ ہم دونو بہنیں گئیں۔ ساتھ ہی میں ایک دو کتابیں بھی لیتی گئی۔ مدت کے بعد ملنا تھا۔ مس صاحبہ بڑی خوشی سے ملیں۔ بات چیت کرکے پھر گیت گایا۔ پھر کہنے لگیں۔ اچھا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم نے کہا اچھا حال ہے۔ پھر کہا ایمان کا کیا حال ہے۔ ایمان لانا چاہیئے۔ دیکھو حضرت عیسےٰ المسیح ہمارے لئے دنیا میں آئے۔ اور قربان ہوئے، میں نے پوچھا۔ مس صاحبہ میں آجتک یہ نہ سمجھی۔ کہ اصل میں عیسیٰ المسیح کون تھے۔ مس صاحبہ۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل میں خدا تھے - اور دنیا میں انسانی بدن میں آئے - میں۔ ان کو انسانی بدن میں آنے کی کیا ضرورت تھی مِس صاحبہ - تاکہ وہ ہمارے درد دکھ معلوم کرے - میں - کیا اُسکو ویسے ہی معلوم نہ تھے - مِس صاحبہ "نہیں" - میں - اچھا جب وہ یہاں آئے - تو اپنا جانشین کس کو چھوڑا - کیوں کہ اتنے بڑے انتظام کے چلانے کے واسطے تو کوئی چاہیئے تھا - ایک معمولی گھر کا آدمی بھی کہیں جاتا ہے، تو گھر کا انتظام کسی کے سپرد کر کے جاتا ہے - یہ سُنکر مِس صاحبہ لاجواب ہو گئی - پھر میں نے وہ کتابیں دیں، جن کو پڑھکر مِس صاحبہ نے مایوسی و تعجب سے میری طرف دیکھکر کہا - او لڑکی کیا تم احمدی ہو گئی؟ میں نے کہا - جی ہاں - تب مِس صاحبہ نے کتابیں واپس دیتے ہوئے فرمایا - میں جانتی ہوں - کہ ان لوگوں کو بہت باتیں آتی ہیں - ساتھ ہی یہ بھی کہا - لڑکی تم تو بالکل اندھیرے میں پڑی ہو - مِس صاحبہ میرے سوالات سے ایسی تنگ آئی - کہ کہنے لگی - آج مجھے بارہ بجے کہیں جانا ہے - اور بارہ بجنے میں صرف پانچ منٹ رہتے ہیں +

اب بچی صاحبہ کی زبانی معلوم ہوا - کہ مِس صاحبہ نے کوہاٹ آکر ہم کو بتایا - کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے - یعنی وہ احمدی ہو گئی ہے - (مجھے بتایا) +

(راقمہ قانتہ از پشاور چھاؤنی)

آملہ شہد اور برف کے

عجیب و غریب فوائد

ہر عورت کے پاس خوبصورتی کا کم از کم ایک راز محفوظ ہے - جو اسے اپنے خوبصورت اسلاف سے حاصل ہوا ہے - چونکہ خوبصورتی کے ان اسرار کا معلوم کرنا ہم میں سے اکثر کے لئے باعثِ دلچسپی ہے - اس لئے ذیل میں حصول خوبصورتی کے چند ایک نسخے درج کئے ہیں - جو مختلف اقوام دنیا کی عورتوں سے جمع کئے گئے ہیں - ایک انگریز خاتون نے چہرے اور جسم کو خوشنما بنانے کا نسخہ بتایا ہے، جو خاتون مذکورہ کے خاندان میں کئی نسلوں سے چلا آتا ہے - اور سادگی میں بے نظیر ہے - وھو ھذا - گاجریں ابال لی جائیں - اور رات کو سوتے وقت اس کا عرق استعمال کیا جائے - سکاٹ لینڈ کی ایک مقتدر خاتون کا بیان ہے - کہ میں چہرے کو صابن سے دھوتے سے ہمیشہ اجتناب کرتی ہوں - کیونکہ اس سے چہرہ کھردرا ہو جاتا ہے - اسکی بجائے میں دن میں دو یا تین مرتبہ جَو کا آٹا چھان کر لگاتی ہوں - اور بعد میں چہرے کو کسی سرخ کپڑے سے صاف کر لیتی ہوں - کھردرے اور سخت بالوں کو نرم چمکدار اور خوشنما بنانے کے لئے فرانس والوں نے ایک ترکیب ایجاد کی ہے - وہ شہد اور شراب کی آمیزش کر کے ایک مرکب تیار کر لیتے ہیں اور اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھان کر لوشن کے طور پر اپنے بالوں پر لگاتے ہیں مہینہ میں صرف ایک بار یہ عمل کرتے ہیں - برطانیہ میں عورتیں خشک اور کھردرے جسم کے لئے پھولوں کا عرق استعمال کرتی ہیں - ہسپانی عورتیں مٹھی بھر نشاستہ پانی میں ڈالکر مرکب تیار کر لیتی ہیں - اور جسم یا چہرہ پر لگاتی ہیں - اس عمل کے ذریعہ سے چہرہ یا جسم سفید ہو جاتا ہے - جرمن لڑکیاں غسل کے بعد آیوڈی کولون استعمال کرتی ہیں - ادھیڑ عمر اطالویوں کے چہرے نرم ہوتے ہیں - اور ان پر جھریاں نہیں پڑتیں - اور اس کا باعث صرف یہ ہے کہ وہ آملہ کا تیل استعمال کرتی ہیں - خوبصورتی کی شائق عورتیں - کثرت سے آملہ کے تیل سے سالن تیار کر کے کھاتی ہیں - نیز چہرے کی جھریاں دور کرنے کے لئے آملہ کے تیل میں نمک کی ایک چٹکی ڈالکر پی لیتی ہیں - جسم کو نرم اور خوبصورت بنانے کے لئے آسٹریلیا کی لڑکیاں شہد استعمال کرتی ہیں جسے وہ کھولتے پانی میں ڈال کر پگھلا لیتی ہیں اور پھر اپنے چہروں اور گردنوں پر لگاتی ہیں - بعد میں گرم پانی میں کپڑا تر کر کے چہرے یا گردن کو صاف کر لیتی ہیں - ٹرکی اور عرب میں خوش آواز عورت کی خوبصورتی قرار دی جاتی ہے - اسی لئے ان ممالک میں شاذ و نادر ہی کرخت آواز سنی جاتی ہے - آواز کو شیریں بنانے کے لئے ان ممالک کی عورتیں انجیروں خوبانیوں اور شکر کی مساوی مقدار کو آمیز کر کے مربہ تیار کر لیتی ہیں - اور بعد میں اسے خشک کر کے استعمال کرتی ہیں - آواز کو خوش بنانے کے لئے عرب عورتوں کے پاس ایک اور سادہ نسخہ ترکیب بھی ہے - جس کے متعلق ان کا خیال ہے - کہ وہ مساوی طور پر کامیاب ہے - چنانچہ وہ خوبانیوں کا گودا دھوپ میں سکھا لیتی ہیں - اور کھانے کیساتھ ہی اسے بھی کھا لیتی ہیں - ہالینڈ میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے برف چہرے پر لگائی جاتی ہے جس کا طریق یہ ہے - کہ باریک ململ میں برف کا ایک ٹکڑا لپیٹ لیا جاتا ہے - اور دن میں ایک یا دو مرتبہ چہرہ پر لگایا جاتا ہے - اس سے چہرہ کی خوبصورتی میں نمایاں ترقی رونما ہوتی ہے *

منٹگمری

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کا گذشتہ اجلاس ۲۹/۵/۳۲ کو بوقت ۸ بجے دن زیر صدارت مسز چوہدری محمد شریف صاحب ہوا جس میں بیس کے قریب احمدی بہنوں نے حصہ لیا - تین چار بہنوں نے مضمون پڑھے - اور پانچ چھ نے نظمیں سنائیں - چونکہ لجنہ اماء اللہ کی سابقہ سکرٹری صاحبہ سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ بنت سید غلام حسین صاحب اپنے والد صاحب کے تبادلہ کی وجہ سے رہتک تشریف لے گئی ہیں - اس لئے سکرٹری کا انتخاب ہوا - بہ اتفاق رائے راقمہ سکرٹری منتخب ہوئی *

(راقمہ بشیرہ بیگم ہمشیرہ بابو نذیر احمد خانصاحب)
(سیکرٹری انجمن احمدیہ منٹگمری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم

میری پیاری بہنوں آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ علم ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو کبھی کم نہیں ہوتا بلکہ یہ ہر روز ترقی ہی ترقی پر ہے۔ حضرت رسول کریم صلعم کی حدیث شریف میں آیا ہے۔ العلم فریضۃ علےٰ کُلِّ مسلم و مسلمۃ۔ علم ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ علم صرف مردوں پر ہی لازم نہیں۔ بلکہ عورتوں کے لئے بھی فرض ہے۔ اس واسطے میری عزیز بہنوں جہاں تک ہو سکے آپ علم کے سیکھنے میں ہی کوشاں رہیں۔ روپوں کا خزانہ تو خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ اور بند رکھنے سے جمع رہتا ہے۔ لیکن۔ اس میں عجیب بات ہے۔ کہ یہ خرچ کرنے سے وسیع ہوتا ہے۔ اور بند رکھنے سے کم ہوتا ہے۔ اور اتنا کم ہو جاتا ہے۔ کہ جس کے پاس ہو وہ بے علم ہی ہو جاتا ہے۔ پھر آنحضرت کی ایک اور حدیث ہے۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصّین حاصل کرو علم خواہ تمہیں چین میں جانا پڑے۔ میری پیاری بہنوں آپکو معلوم ہے۔ کہ عرب سے چین کتنے فاصلے پہ ہے حضرت رسول کریم علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ علم حاصل کرنے میں بیحد کوششیں کرو۔ حتےٰ کہ آپ کو چین میں بھی جانا پڑے۔ تو جاؤ اور علم حاصل کرو۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ علم از حد ضروری چیز ہے۔ علم ایک ایسی چیز ہے جو ایک ادنےٰ درجے والے کو بلندی کی طرف لیجاتا ہے۔ اور بے علمی خاندانی شخص کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔ قرآن شریف میں دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ "رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" اے میرے رب میرا علم زیادہ کر۔ میری عزیز بہنو! میں آپ کو نصیحت کرتی ہوں۔ کہ آپ علم کے سیکھنے میں کوششیں کریں۔ اطلبو العلم من المھد الی اللحد کے مطابق علم حاصل کرتی جاؤ +

(راقمہ سلطان بیگم بنت شیخ غلام کبیر ضلعدار انہار)
(بہاول پور شہر)

وفات

میری محترمہ اماں گو ایک نئی احمدی مگر اخلاص میں احمدیت کی شیدائی بروز جمعۃ المبارک ۶ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ ہجری دس دن بیمار رہکر اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ والد صاحب فرماتے ہیں۔ جہانتک انکی یاد کام کرتی ہے چالیس سالہ متاہلانہ زندگی میں اُن سے کوئی جھوٹ کی بات نہ سنی شروع سے ہی صوم صلوٰۃ کی پابند اور خیرات و صدقہ دینے میں یکتا تھیں۔ شرک سے اجتناب کرتی تھیں۔ اور صدمات پر صبر کرنے میں ایک زندہ مثال تھیں۔ میری ایک ہمشیرہ کی وفات پر ایسا صبر دکھایا کہ جو نہی اسکی روح نے قفس عنصری سے پرواز کی۔ تو والدہ صاحبہ نے صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر کپڑے سے ڈھانپ دیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئیں۔ والد صاحب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت پھول

یہ پھول میز پوش کے کونے پر اچھا معلوم ہوگا۔

(تنویر فاطمہ - انرولہ)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا